بسم اللہ الرحمن الرحیم

قسم توڑنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

مجھے ایک مسئلہ میں رہنمائی درکار ہے، حلف نامہ میں ایک شخص ان الفاظ "میں حلفاً اقرار کرتا ہوں / کرتی ہوں کہ رپورٹنگ فورس کی جانب سے سوشل میڈیا سے گستاخوں کے خاتمے کے لیے دیے جانے والے انسٹاگرام کے لنکس کو رپورٹ کروں گا / کروں گی، اور اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کروں گا اور ایک دن کی کوتاہی بھی خود سے نہیں کروں گا / کروں گی۔" کے ساتھ حلف دیتا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ حلف کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوتاہی کرتا ہے، تو کیا وہ گناہگار ہوگا۔؟

جواب

"**میں حلفا اقرار کرتا ہوں**" کے الفاظ کہنے سے بھی شرعاً قسم منعقد ہو جاتی ہے، کیونکہ عُرف میں یہ الفاظ قسم میں استعمال ہوتے ہیں، لہٰذا ان الفاظ سے قسم ہو جائے گی، اور بلاوجہ شرعی قسم توڑنا حرام و گناہ ہے، لہذا بلاوجہ شرعی اس کا خلاف کرنے والا گنہگار ہوگا، اور قسم ٹوٹنے کی صورت میں کفارہ بھی لازم ہوگا۔

حلف کے لفظ سے قسم منعقد ہو جانے کے متعلق تنویر الابصار مع در مختار میں ہے "والقسم ایضاً بقولہ (أقسم أو أحلف ... وإن لم يقل بالله)" ترجمہ: اسی طرح میں قسم کھاتا ہوں، حلف کرتا ہوں سے بھی قسم ہو جائے گی، اگرچہ اس کے ساتھ لفظِ "اللہ" نہ کہا ہو۔ (تنویر الابصار مع در مختار و رد المحتار، جلد 5، کتاب الایمان صفحہ 509-510، مطبوعہ: کوئٹہ)

یونہی تبیین الحقائق میں ہے "أقسم أو أحلف إنما كان يمينا وإن لم يقل بالله لأن هذه الألفاظ مستعملة في الحلف عرفا---ولأن اليمين بالله تعالى هو المعهود المشروع وبغيره محظور فينصرف إلى الأول" ترجمہ: میں قسم کھاتا ہوں یا حلف کرتا ہوں، یہ بھی قسم ہے اگرچہ اس کے ساتھ لفظِ اللہ نہ کہا ہو، کیونکہ عرف میں یہ الفاظ قسم میں استعمال ہوتے ہیں اور اس لئے کہ اللہ تعالی کی قسم ہی معروف و مشروع ہے اور غیر کی قسم ممنوع ہے، لہذا اسے پہلی صورت (یعنی اللہ کی قسم) کی طرف ہی پھیرا جائے گا۔ (تبیین الحقائق، جلد 3، کتاب الایمان، صفحہ 110، مطبوعہ: قاہرہ)

مستقبل کی قسم توڑنے پر کفارہ لازم ہوتا ہے، چنانچہ فتاوی ہندیہ میں ہے "ومنعقدة وهو أن يحلف على امر فى المستقبل أن يفعله أو لا يفعله وحكمه لزوم الكفارة عند الحنث" ترجمہ: یمین منعقدہ یہ ہے کہ کوئی شخص مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے اور اس کا حکم یہ ہے کہ قسم توڑنے پر کفارہ لازم ہوگا۔ (الفتاوی الھندیۃ، جلد 2، کتاب الایمان، صفحہ 57، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "اگر خلاف کرنے میں شرعا خیر دیکھے تو خلاف کرے اور کفارہ دے ورنہ بلا وجہ شرعی قسم توڑنا حرام ہے۔۔۔ ۔ اگر حلف کیا تھا کہ یوں فیصلہ کرے گا پھر حکمِ شرع اس کے خلاف پایا تو فرض ہے کہ خلاف ہی کرے اور کفارہ دے، اور اگر حکمِ شرع وہی تھا جس پر حلف کیا پھر اس کا خلاف کیا تو قسم توڑنے کا بھی گناہ ہوا اور ظلم و ناحق فیصلہ کا گناہ سخت تر ہوا۔" (فتاوی رضویہ، ج 13، ص 507، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5464

تاریخ اجراء: 18 ربیع الآخر 1448ھ/30 ستمبر 2026ء